بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ + عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ نمبر اے ل ۵۲۵۴

روزنامہ

# الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۳۳ | جمعرات ۸ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ ۴ اخاء ۱۳۶۳ ہش ۴ اکتوبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۲۶

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲ اخاء / اکتوبر۔ حضرت سیدۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"معدہ میں درد اور متلی کی شکایت ہے کمزوری بھی بہت ہے"

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ:

# حسین رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر اور سرداران بہشت میں سے ہے

## اس امام کی تقویٰ اور محبتِ الٰہی اور صبر و استقامت اور زہد و عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے

## جو شخص حسینؓ کی تحقیر کرتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے

"ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع دنیا کا کیڑا اور ظالم تھا۔ اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنے اُس میں موجود نہ تھے مومن بننا کوئی امرِ سہل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کی نسبت فرماتا ہے: قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا۔ مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال اُن کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں، جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اُس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے اور اُس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمالِ فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دُور تر لے جاتے ہیں۔ لیکن بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دُنیا کی محبت نے اُس کو اندھا کر دیا تھا۔ مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر تھا اور بلاشبہ وہ اُن برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اُس سے موجب سلب ایمان ہے اور اُس امام کی تقویٰ اور محبتِ الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اُس معصوم کی ہدایت کے اقتدا کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اُس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اُس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اُس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبتِ الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دُنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے اُن کا قدر مگر وہی جو اُن میں سے ہے۔ دُنیا کی آنکھ اُن کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دُنیا سے بہت دُور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی۔ کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دُنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اُس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اُس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔"

(اشتہار ۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۴۴-۵۴۵)

## مقام حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے محامد و مکارم کا ذکر یوں فرماتے ہیں:۔

"اس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت امام حسین اور امام حسن رضی اللہ عنہما خدا کے برگزیدہ اور صاحب کمال اور صاحب عفت اور عصمت اور ائمۃ الہدیٰ تھے اور وہ بلاشبہ دونوں معنوں کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آل تھے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۰)

واقعہ شہادت کے بارہ میں حضور فرماتے ہیں:۔

"امام حسینؓ کا مظلومانہ واقعہ خدا تعالیٰ کی نظر میں بہت عظمت اور وقعت رکھتا ہے۔" (ازالہ اوہام)

○ بہلول پور میں خاکسار کو ۶ جولائی ۱۹۸۴ء کو رات کے وقت گر جانے سے دائیں بازو کو شدید ضرب آ گئی تھی۔ جس کی وجہ سے سوتے وقت ہاتھ شدید درد کرتا تھا۔ خاکسار کا سر دمنر ہسپتال لاہور میں ۳۰ ستمبر سے بجلی کے ذریعہ علاج شروع کر دیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے میری صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید احمد علی (نائب ناظر اصلاح وارشاد)
حال: میاں بھائی آٹو اینڈ کمپنی۔
۱۰ مینٹگمری روڈ۔ لاہور)

○ خاکسار کی اہلیہ محترمہ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بخار میں مبتلا ہیں۔ ان کی مکمل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کی خوش دامن مکرمہ زینب النساء خانم صاحبہ اہلیہ مولوی نورالدین صاحب سابق معلم وقف جدید احمد نگر ضلع دیناج پور بنگلہ دیش میں ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کے لئے

(باقی صفحہ ۴ پر)



پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیٔ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۔۔ ۸ر محرم الحرام ۱۴۰۵ھ
۔۔ ۴ر اخاء ۱۳۶۳ ہش

# اذہان وقلوب میں تبدیلی اور دونوں کا باہمی فرق

ہر چند کہ لوگوں کو راہِ راست پر لانے اور ان کی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لئے وعظ و نصیحت اور دلائل سے کام لینا ضروری ہے۔ لیکن لوگوں کی زندگیوں میں پاک تبدیلی محض وعظ و نصیحت اور دلائل سے نہیں بلکہ تجلیات الٰہیہ کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ مواعظِ حسنہ اور دلائل ایک حد تک فائدہ ضرور دیتے ہیں لیکن ضروری نہیں کہ حقیقی تبدیلی پر بھی منتج ہوں۔ البتہ جب اللہ تعالےٰ اپنے اقتداری نشانوں کے ذریعہ خود اپنی وراء الوراء ہستی اور اپنی غیر محدود قدرتوں کا ثبوت دیتا ہے تو دلوں میں تبدیلی رونما ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

عام واعظوں اور انبیاء علیہم السلام اور دیگر اہل اللہ میں یہی فرق ہوتا ہے کہ عام واعظ محض دلائل سے کام لیتے ہیں جبکہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے دیگر اہل اللہ دلائل کے ساتھ ساتھ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والے اقتداری نشانوں کو بھی پیش کرتے ہیں۔ اول الذکر گروہ کے وعظ کا اثر صرف دماغ تک محدود ہوتا ہے جبکہ موخر الذکر گروہ کی نصائح دماغ کے علاوہ دلوں پر براہ راست اثر کرتی ہیں اور دلوں میں تبدیلی پیدا ہونے سے زندگیوں میں بھی تبدیلی رونما ہوتی ہے۔

سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے عام واعظوں اور اہل اللہ کے اصلاح وارشاد کے باہمی فرق کو بہت لطیف پیرائے میں واضح فرمایا ہے۔ مثال کے طور پر آپ خدا تعالےٰ کے وجود کا پتہ لگانے میں محض عقلی دلائل کے ناقص ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ اس نظام شمسی اور اس ترتیب عالم سے جو ایک ابلغ اور محکم رنگ میں پائی جاتی ہے، اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ خدا ہے، ایک ضعیف ایمان ہے۔ اس سے خدا کے وجود کے متعلق پوری تسلی نہیں ہو سکتی۔ امکان ثابت ہوتا ہے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یقیناً خدا ہے۔ اگر اس میں یقینی اور قطعی دلائل ہوتے تو پھر لوگ دہریہ کیوں ہوتے؟ بڑے بڑے محقق کتابیں تالیف کرتے ہیں مگر ان کے دلائل ناطقہ اور براہین قاطعہ نہیں ہوتے، کسی کا منہ نہیں بند کر سکتے اور نہ ان سے یقینی ایمان تک انسان پہنچ سکتا ہے۔ اگر ایک شخص ان امور سے خدا تعالےٰ کی ہستی کے دلائل بیان کرے گا تو ایک دہریہ اس کے خلاف دلائل بیان کر دے گا۔ دراصل بات یہ ہے کہ اس طرح اتنا ثابت ہو سکتا ہے کہ خدا ھونا چاھئے۔ یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ھے۔ ھونا چاھئے اور ھے میں بہت بڑا فرق ہے۔ ہمیں مشاہدہ کو چاہتا ہے۔" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۱۲)

اس کے بالمقابل سیدنا حضرت اقدس انبیاء علیہم السلام کے طریق تبلیغ اور بالخصوص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ رونما ہونے والے انقلاب عظیم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"دوسرا حصہ جو وجود باری تعالےٰ کے واسطے انبیاءؑ نے پیش کیا ہے کہ زبردست نشانات، معجزات اور خدا کی زبردست طاقت کے ظہور سے اس کی ہستی ثابت کی جاوے، یہ ایک ایسی راہ ہے کہ تمام فلسفی دلیل کے آگے جھک پڑتے ہیں۔ اصل میں بہت سے عرب دہریہ تھے جیسا کہ قرآن شریف کی آیت ذیل سے معلوم ہوتا ہے۔ اِنْ ھِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا (المومنون آیت ۳۸) کیا عرب جیسے اُجڈ اور بے باک، بے قید، بے دھڑک لوگ تلوار سے آپ نے سیدھے کئے تھے؟ ان کی آپ کی بعثت سے پہلی اور پچھلی زندگی کا عظیم الشان امتیاز اور فرق اس وجہ سے تھا کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا مقابلہ نہ کر سکے تھے؟ یا کیا سادہ اور نری اخلاقی تعلیم تھی جس سے ان کے دلوں میں ایسی پاک تبدیلی پیدا ہو گئی تھی؟ نہیں ہرگز نہیں۔ یاد رکھو کہ تلوار انسان کے ظاہر کو فتح کر سکتی ہے مگر دل کبھی تلوار سے فتح نہیں ہوتے بلکہ (فی الاصل اثر کرنے والے) وہ انوار تھے جن میں خدا کا چہرہ نظر آتا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایسے ایسے خارق عادت نشانات دکھائے تھے کہ خود خدا ان لوگوں کے سامنے آموجود ہوا تھا اور انہوں نے خدا تعالےٰ کے جلال اور جبروت کو دیکھ کر گناہ سوز زندگی اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی تھی۔" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۱۲، ۳۱۳)

حقیقت یہی ہے کہ انسان دل کے بدلنے اور زندگی میں پاک تبدیلی رونما ہونے کے لئے خدا تعالےٰ کی تجلیات اور زبردست نشانوں کا محتاج ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ محض وعظ و نصیحت اور دلائل کا اثر اوہ بھی متاثر ہونے کی صورت میں صرف ذہن قبول کر سکتا ہے اور اس کے زیر اثر ایک انسان محض نظری طور پر قائل ہوتا ہے نہ کہ قلبی طور پر۔ قلبی اطمینان جس کے نتیجہ میں انسان کی کایا پلٹ جاتی ہے، صرف اور صرف خدا تعالےٰ کی تجلیات اور زبردست نشانات مشاہدہ کرنے کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے اور یہ تجلیات اور نشانات اہل اللہ کے ذریعہ ہی منصۂ شہود پر آتے ہیں۔

# اے زمینوں آسمانوں کے خدا

اے مرے دلدار مرے مشکل کشا!
اپنی رحمت کا کوئی جلوہ دکھا
اے زمینوں آسمانوں کے خدا

حالِ دل اپنا کروں کیسے بیاں
اک تری رحمت کا بس ہے آسرا
اے زمینوں آسمانوں کے خدا

اے خدا میرے وطن کی خیر ہو
اس پھلے پھولے چمن کی خیر ہو
آندھیٔ بادِ حوادث سے بچا
اے زمینوں آسمانوں کے خدا

کوندتی ہیں آسماں پر بجلیاں
جن کی زد میں ہے یہ میرا آشیاں
اپنی قدرت کا کوئی جلوہ دکھا
اے زمینوں آسمانوں کے خدا

قوم کو نورِ بصیرت بخش دے
پاک دل اور پاک سیرت بخش دے
اسوۂ حسنہ کو اپنانا سکھا
اے زمینوں آسمانوں کے خدا

دیکھتا ہوں پھر وطن میں وہ سماں
جیسے پھر سر پر ہو کوئی امتحاں
اپنی رحمت کا کوئی جلوہ دکھا
اے زمینوں آسمانوں کے خدا

دینِ احمدؐ کے پرستاروں کی خیر
ان جیالوں اور جی داروں کی خیر
نور کی شمعیں رہیں روشن سدا
اے زمینوں آسمانوں کے خدا

آہِ مظلوماں نگاہِ بے کساں
اٹھ رہی ہیں آج سوئے آسماں
کس قدر دل سوز ہے آہ و بکا
اے زمینوں آسمانوں کے خدا

زخمِ پیہم سے جگر ہیں داغ داغ
پھر بھی روشن ہیں محبت کے چراغ
کون دے گا ان وفاؤں کا صلہ
اے زمینوں اور آسمانوں کے خدا

یہ وطن یہ مرکزِ عشق و وفا
یہ وطن یہ چشمۂ آبِ بقا
اس کو استحکام و قوت کر عطا
اے زمینوں و آسمانوں کے خدا

آنکھ تر ہے لب پہ آہِ سرد ہے
دل میں ملک و قوم کا اک درد ہے
احسنؔ محزوں کی اب سن لے دعا
اے زمینوں آسمانوں کے خدا

(سید احسن اسمٰعیل صدیقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# صلح وصفائی اور امن وآشتی کی گم شدہ جنتیں

قسط نمبر ۱

مکرم عبدالسمیع خان صاحب ربوہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں صلح کا یہ جذبہ اس قدر ٹھاٹھیں مار رہا تھا کہ آپؐ کی وفات کے بعد بھی جب آپؐ کے فدائیوں اور اطاعت گزار جاں نثاروں کے درمیان اختلاف اور جھگڑے ہوئے تو آپؐ کی روحانیت جنت الفردوس جوش میں آئی۔ اور خدا تعالےٰ کی عجیب قدرت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جھگڑنے والوں کو خواب میں نظر آئے اور حضورؐ نے ان دونوں کو صلح کی تلقین فرمائی۔ ذیل کا یہ واقعہ کتنا تعجب خیز ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مبارک اپنے ہمراہیوں سمیت مسجد سے نکلے۔ راہ میں ایک سیّد زادے نے کہا کہ اے ہندو بچے یہ کیا حماقت بنا رکھا ہے میں باوجود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرزند ہونے کے بصد مشکل روزی کما کر کھاتا ہوں اور تو اس قدر شان و شوکت کے ساتھ رہتا ہے آپ نے فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو کچھ تیرے جد امجد یعنی حضرت محمد صلی اللہ وسلم نے فرمایا۔ میں اس پر عمل کرتا ہوں۔ اور تو نہیں کرتا۔ میں نے تیرے بزرگوں کی اطاعت کی اور ان کی میراث پائی اور یہ مرتبہ حاصل کیا تو نے میرے بزرگوں کی نافرمانی کی اور گمراہ ہو گیا۔

اسی رات آپ نے خواب میں دیکھا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ناخوش ہیں۔ وجہ ناراضگی دریافت کی تو فرمایا کہ تو نے میرے فرزند کو طعن کیا ہے۔ چنانچہ خواب سے بیدار ہوئے تو اس سیّد زادے کی تلاش میں نکلے۔ تاکہ معافی مانگیں قدرت خداوندی اسی روز سیّد زادے کو بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور حضورؐ نے اس سے فرمایا کہ تم نے عبداللہ بن مبارک کو ایسا کیوں کہا۔ اگر تو نہ کہتا تو طعن نہ سنتا۔ وہ بھی خواب سے بیدار ہو کر آپ کی تلاش میں نکلا تاکہ معافی مانگے۔ راہ میں دونوں کی ملاقات ہوئی۔ ایک دوسرے نے اپنے خواب بیان کر کے معافی مانگی اور توبہ کی۔

اور اس واقعہ میں تو حضورؐ نے اپنی موجودگی میں معانقہ کروایا ہے۔

حضرت ابو بکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابتدا میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے متعلق مجھے کچھ غبار تھا کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "لا فتیٰ الا علی" لیکن فتوت کی یہ شرط تھی کہ اگرچہ حضرت معاویہؓ غلطی پر تھے اور آپ صحیح راستہ پر تھے۔ لیکن اپنی فتوت کو مدّ نظر رکھ کر ان کو ان کے اپنے کام پر چھوڑ دینا چاہیئے تھا تاکہ جنگ میں مسلمانوں کا خون نہ بہتا۔ آخر ایک رات خواب میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ دیکھا کہ آپؐ چاروں خلفائے کرام کے ہمراہ تشریف لائے اور مجھ کو سینے سے لگایا پھر ابو بکرؓ کی طرف اشارہ کر کے مجھ سے پوچھا۔ یہ کون ہیں؟ میں نے کہا کہ ابو بکرؓ پھر حضرت عمرؓ کی بابت پوچھا پھر عثمانؓ کی بابت اور پھر حضرت علیؓ کی طرف اشارہ کیا اور پوچھا کون ہیں؟ مجھ کو اس غبار کی وجہ سے جو مجھ کو آپ کی ذات بابرکات سے تھا شرم آئی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملایا اور معانقہ کرایا۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آؤ کوہ ابو قبیس پر چلیں اور کعبہ کا نظارہ کریں۔ جب میں خواب سے بیدار ہوا تو اپنے آپ کو کوہ ابو قبیس پر پایا اور جو کدورت حضرت علیؓ کی نسبت میرے دل میں تھی اس کا نام و نشان تک نہ تھا۔

صلح کرانے سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فدائیوں کو بھی زریں ارشادات سے نوازا۔ ایک بار آپ نے حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے فرمایا۔

اے ابو ایوبؓ کیا میں تمہیں اس نیکی کے بارہ میں نہ بتاؤں جسے اللہ اور اس کا رسول بہت پسند کرتے ہیں:۔

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بیان فرمائیے۔ فرمایا:۔

"جب لوگوں میں جھگڑا ہو جائے تو ان کے درمیان صلح کراؤ اور جب ان میں قلبی بغض پیدا ہو جائے تو اسے دور کر کے انہیں ایک دوسرے کے قریب کرو۔"

(الھیثمی۔ کتاب الادب باب الاصلاح بین الناس)

## وہ قافلہ سالار جدھر آنکھ اٹھا دے

دین حق نے عرب کے قدیم بغض و کینہ کو مٹا کر تمام مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کی جس سنہری زنجیر میں جکڑ دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے حتی المقدور کبھی اس کی کڑیوں کو جدا نہیں ہونے دیا چنانچہ حضرت عروہ بن مسعودؓ کے قبیلے کے لوگوں نے جب ان کے خون کا بدلہ لینا چاہا تو انہوں نے خود نہایت ایثار نفسی کے ساتھ فرمایا "میرے بارے میں جنگ و جدل نہ کرو میں نے اپنا خون معاف کر دیا تاکہ اس ذریعہ سے تم لوگوں میں مصالحت ہو جائے۔" انکے اصل قاتل اوس بن عوف تھے۔ اس لیے مدّت تک ان کو عروہ کے بیٹے حضرت ابو ملیح بن عروہ اور ان کے بھتیجے حضرت قارب بن اسود کی طرف سے انتقام کا کھٹکا لگا رہا۔ چنانچہ انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے اس کی شکایت کی تو انہوں نے ان دونوں صاحبوں کو انتقام سے روکا اور ان سب کو باہم ملا دیا اور سب نے ایک دوسرے سے ہاتھ ملایا۔

صحابہ کرامؓ بڑی حکمت اور فراست سے ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عادت تھی کہ جو کچھ روپیہ وغیرہ آتا اس کا اکثر حصہ صدقہ کر دیتیں۔ حضرت زبیرؓ کے چھوٹے بچے عبداللہ نے جب یہ بات دیکھی تو چونکہ وہ آپ کے بھانجے تھے انہیں خیال آیا۔ کہ اگر خالہ نے اسی طرح اپنا تمام مال تقسیم کر دیا تو باقی رشتہ داروں اور قریبیوں کو کچھ نہیں ملے گا۔ چنانچہ انہوں نے ایک دفعہ کہہ دیا کہ لوگو تم عائشہؓ کو اس اسراف سے روکتے کیوں نہیں۔ ان کے پاس جتنا روپیہ آتا ہے اس کا اکثر حصہ وہ تقسیم کر دیتی ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے جب یہ بات سنی تو آپؓ نے فرمایا اس بھانجے کو آئندہ میرے گھر میں آنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اور میں اسے معاف نہیں کروں گی اگر کروں تو مجھ پر صدقہ لازم ہوگا چنانچہ آپ نے اپنے بھانجے کو اپنے گھر آنے سے منع کر دیا صحابہؓ نے جب یہ بات دیکھی تو انہوں نے سمجھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان میں ایسا اختلاف پسندیدہ نہیں خصوصاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی مقبول اور محبوب بیوی کا اپنے بھانجے پر ناراض ہونا اچھا نہیں اور انہوں نے تجویز کی کہ کسی طرح حضرت عائشہؓ سے ان کے بھانجے کو معافی دلوائی جائے چنانچہ ایک دن انہوں نے عبیداللہ کو اپنے ساتھ لیا اور حضرت عائشہؓ کے دروازے پر جا کر کہا کہ ہم نے ایک بات کہنی ہے اگر اجازت ہو تو ہم سب اندر آ جائیں۔ حضرت عائشہؓ نے پردہ کھنچوا دیا۔ اس زمانہ میں علیحدہ علیحدہ کمرے تو ہوتے نہیں تھے۔ صحن میں پردہ لٹکا دیا جاتا تھا جس کے ایک طرف مرد بیٹھ جاتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی پردہ لٹکا دیا۔ خود ایک طرف ہو گئیں اور انہیں اندر آنے کی اجازت دے دی جب وہ اندر گئے تو عبیداللہ کو بھی ساتھ لے گئے کیونکہ حضرت عائشہؓ نے اجازت دیتے وقت کسی خاص شخص کا نام نہیں لیا تھا۔ یہی کہا تھا کہ سب آ جائیں۔ انہوں نے عبیداللہ کو پہلے سمجھا رکھا تھا کہ جب ہم تجھے اندر پہنچا دیں تو پردہ اٹھا کر خالہ سے چمٹ جانا اور کہنا کہ مجھے معاف کر دو۔ جب صحابہؓ پردہ کے ایک طرف بیٹھ گئے تو عبیداللہ نے دوڑ کر پردہ اٹھایا اور خالہ سے چمٹ گئے اور کہنے لگے خالہ مجھے معاف کر دیں۔ مجھ سے سخت غلطی ہوئی ہے ادھر سے صحابہؓ نے بھی سفارش کر دی کہ بچہ تھا اس سے غلطی ہو گئی ہے آپ اسے معاف فرما دیں چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے معاف فرما دیا۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الہجرہ)

ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے ہجویہ اشعار کہنے پر سخت سزا مقرر کر دی تھی اس پر اسقدر سختی اس لیے تھی کہ باہم لوگوں میں ناچاقی نہ ہونے پائے، چنانچہ حضرت حسان بن ثابتؓ نے قریش کی ہجو میں جو اشعار خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے کہے تھے قریش کے اسلام لانے کے بعد ان کے پڑھنے کی ممانعت کر دی کہ اس سے پرانی رنجشیں تازہ ہوتی ہیں۔

## دعا سے صلح

دعا تو ہر میدان میں فتح کی کنجی ہے اس سے دلوں کو کیوں فتح نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت معروف کرخیؒ نے دعا ہی کے ذریعہ چند جھگڑنے والوں کی اصلاح کا کام لیا ہے۔

ایک دن حضرت معروف کرخیؒ نے چند لوگوں کو آپس میں لڑتے ہوئے دیکھا۔ جب ان کے پاس سے گزر کر دجلہ پر پہنچے تو مریدوں نے کہا کہ حضرت ان فسادیوں کے لیے بددعا کریں۔ تاکہ ان کی شرارت کا اثر دوسروں تک نہ پہنچے۔ فرمایا ہاتھ اٹھاؤ۔ پھر کہا خداوندا جس طرح اس جہان میں تو انہیں خوش رکھتا ہے اسی طرح عاقبت میں بھی ان کو خوش رکھنا۔ مرید تعجب کرنے لگے۔ اور پوچھا کہ یا شیخ! ہم اس کا مطلب نہیں سمجھے۔ فرمایا۔ صبر کرو ظاہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جائے گا۔ تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ وہی لوگ آپ کی خدمت میں آکر توبہ کرنے لگے اور نیک بن گئے۔

صلح کرانا کوئی آسان کام نہیں۔ بسا اوقات صلح کرانے والوں کو اپنی ذات اور جذبات کی قربانی دینی پڑتی ہے۔ مگر اس کے لیے حکمت عملی اور موعظہ حسنہ کلیدی امر ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ اس حقیقت کو خوب سمجھتے تھے۔

ابراہیم بن عتبہ چار ہزار درہم کے مقروض تھے اور اس ندامت کی وجہ سے لوگوں سے ملنا چھوڑ دیا تھا ان کے ایک دوست نے چندہ کر کے ان کا قرض ادا کرنا چاہا، لوگوں نے بصد حیثیت اعانت کی حضرت امام ابوحنیفہؒ کے پاس گئے تو فرمایا کل کس قدر قرضہ ہے، انہوں نے کہا چار ہزار، فرمایا اتنی سی رقم کے لیے لوگوں کو کیوں تکلیف دیتے ہو۔ یہ کہہ کر پورے چار ہزار درہم خود دے دیئے۔

ایک دفعہ امام ابوحنیفہؒ کا سفر حج میں عبداللہ سبھی سے ساتھ ہوا۔ کسی منزل میں ایک بدوی نے ان کو پکڑا اور امام صاحب کے سامنے کہا کہ اس نے میرا قرض دینا ہے اور یہ ادا نہیں کرتا۔ امام صاحب نے عبداللہ سے اس کی حقیقت پوچھی انہوں نے سرے سے انکار کر دیا امام صاحب نے بدوی سے پوچھا آخر کتنے درہموں پر جھگڑا ہے۔ اس نے کہا چالیس درہم۔ متعجب ہو کر فرمایا کہ زمانے سے حمیت اٹھ گئی، اتنے سے معاملہ پر یہ فضیحتا پھر کل درہم اپنے پاس سے ادا کر دیئے۔

(سیرت آئمہ اربعہ صفحہ ۷۵)

ایک قدیم بزرگ کا واقعہ بھی قابلِ ذکر ہے جنہوں نے ایک غلط فہمی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے دکھ کو بہت عمدگی سے دور کیا۔

ایک دن حضرت جنید بغدادی مکتب سے گھر آئے تو دیکھا کہ آپ کے والد رو رہے ہیں سبب پوچھا تو معلوم ہوا کہ انہوں نے آپ کے ماموں حضرت سری سقطی کو زکوٰۃ کا روپیہ بھیجا تھا مگر انہوں نے اسے توکل کے خلاف سمجھتے ہوئے قبول نہ کیا۔ آپ نے کہا کہ وہ روپیہ مجھ کو دیں میں ان کو دے آتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے ماموں کے گھر جا کر کہا کہ اس خدا کے واسطے جس نے آپ کو فضل اور میرے باپ کو عدل دیا یہ زکوٰۃ وصول کر لیں۔ پوچھا کہ مجھ کو کون سا فضل اور تمہارے باپ کو کون سا عدل دیا۔ فرمایا کہ ماموں جان اللہ تعالیٰ نے آپ کو درویشی دی یہ فضل ہے۔ میرے باپ نے زکوٰۃ کا روپیہ مستحق کو پہنچایا۔ یہ عدل ہے حضرت سری سقطی کو یہ بات پسند آئی اور زکوٰۃ لے لی اور آپ کو دل میں جگہ دی۔

ایک دن حضرت مولانا رومی کہیں جا رہے تھے کہ راستہ میں دو آدمیوں کو ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے سنا۔ ایک شخص دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ اے ملعون اگر تو ایک کہے گا تو میں دس سناؤں گا۔ حضرت مولانا روم نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ بھائی جو کچھ کہنا چاہتے ہو مجھے کہہ لو۔ مجھے اگر ایک ہزار سناؤ گے تو ایک بھی نہ سنو گے۔

یہ سن کر دونوں بہت شرمندہ ہوئے اور آپس میں بغل گیر ہو گئے۔

(حکایات رومی صفحہ ۳۳)

## جب جنت زمین پر اتر آئی

یہ وہ لوگ تھے جن کی خاطر جنت اس زمین پر اتر آئی تھی۔ ان کی جنتوں نے کبھی ان کا ساتھ نہ چھوڑا۔ وہ حرص و ہوا اور نفسانی خواہشات کے جہنم سے آزاد کیے گئے اور اعلیٰ اخلاق، بلند اقدار اور حسن و احسان کی جنت انہیں عطا کی گئی۔ وہ گھر بابرکت ہو گئے جن میں وہ رہتے تھے۔ اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوئی جو ان کے گھروں کی دیواریں تھیں اور وہ شہر بابرکت ہو گئے جن میں وہ رہتے تھے۔

انہوں نے اپنے دلوں میں جنت بسائی اور اپنے ماحول کو بھی جنت بنانے کے لیے کوشاں رہے۔ اور سینکڑوں ہزاروں ایسے مقامات تھے جو رشکِ فلک بن گئے۔ جہاں ہر گھڑی ملائکۃ اللہ کا نزول ہوتا تھا۔ اور رضوانِ یار کے تاج ان کے مقدس مکینوں کو پہنائے جاتے تھے۔

مگر وائے افسوس! کہ جب دلوں میں نفرتوں کا لاوا ابلنے لگا اور سینے بغض و عناد کی آگ سے دہکنے لگے تو یہ دنیا جہنم میں تبدیل ہو گئی۔ اور آج سارا عالم تیسری عالمگیر جنگ کی آنے والی تپش سے جھلس جانے کے ڈر سے لرز رہا ہے۔ کیونکہ جنگ کی آگ پہلے ہمیشہ سینوں میں بھڑکا کرتی ہے اور پھر جنگ کے شعلوں میں تبدیل ہو کر انہی دلوں پر جھپٹتی ہے اور انہیں خاکستر کر دیتی ہے۔

---

(بقیہ اخبار احمدیہ)

بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔

(محمد انیس الرحمان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ملتان)

---

○ خاکسار کی اہلیہ چند دنوں سے خرابیٔ گردہ کی وجہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں بزرگان سلسلہ اور جماعت کے احباب کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(قاری محمد عاشق تھل حیدرآبادی انچارج مدرسۃ الحفظ ربوہ)

---

# نماز میں درد پیدا کرنے کا طریق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"ایک جرمن احمدی دوست تھے جو اپنی بڑی عمر میں ہی احمدی ہوئے تھے اور احمدی ہوئے ابھی دو چار سال گزرے تھے تو وہ مجھے ملے ان کی یہ بات مجھے بڑی پیاری لگی۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایک ہفتہ ایسا گزر جائے کہ جب اللہ کی راہ میں میری بدقسمت آنکھیں آنسو نہ بہائیں تو مجھے بڑی تکلیف پہنچتی ہے اور میں کہتا ہوں خاک ہے ان آنکھوں پر کیوں مجھے یہ آنکھیں ملی ہیں؟ جو اللہ کی راہ میں آنسو نہیں بہاتا جانتیں اور پھر میرا دل اس غم سے ایسا بھر جاتا ہے کہ پھر عشقِ خدا ابھر ابھر کر اور اُبل اُبل کر میری آنکھوں سے برسنے لگتا ہے۔ تو اگر آپ کو یہ توفیق نہ ملے تو اس قسم کی دردناک باتیں سوچا کریں۔ جیسے اس جرمن کو خدا نے توفیق عطا فرمائی۔ کوشش کریں اور بے شک مصنوعی طریق اختیار کریں لیکن محبت میں تصنع نہ ہو۔ درد پیدا کرنے میں بے شک تصنع سے کام لیں۔ اگر یہ درد ایک دفعہ دل میں پیدا ہو جائے تو پھر وہ خود پکڑے گا اور آپکی ساری ہستی پر یہ غالب آجائے گا اس لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کریں کہ اس میں پیار اور محبت شامل ہو جائے۔" (بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ جلسہ نمبر ۱۹۸۳ء صفحہ ۱۳)

مرسلہ:۔ محمد اسلم دارالعلوم جنوبی ربوہ)

---

# وقفِ جدید کو ہزاروں واقفین کی ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جولائی ۱۹۵۷ء میں حضرت مصلح موعود نے اس مبارک الٰہی تحریک (وقف جدید تا قل) کے متعلق بعض ابتدائی باتیں جماعت کے سامنے رکھی تھیں۔ پھر ۱۹۵۷ء ہی میں جلسہ سالانہ کی ایک تقریر میں حضور نے اس کی بعض تفاصیل بیان فرمائیں۔ حضور نے یہ تحریک بیان کرنے کے بعد جماعت کے سامنے ابتداءً یہ بات رکھی تھی کہ میں فی الحال دس واقفین لینا چاہتا ہوں ..... لیکن آپ کی یہ خواہش تھی کہ یہ الٰہی تحریک درجہ بدرجہ ترقی کرتی چلی جائے اور جلد ہی ایک وقت ایسا آجائے جب دس کی بجائے ہزاروں واقفین اس تحریک میں کام کر رہے ہوں" (خطبہ جمعہ ۷ر اکتوبر ۱۹۶۶ء)

جماعتوں کی طرف سے معلمین کے مطالبات کثرت سے آرہے ہیں لیکن وقفِ جدید کو معلمین کی قلت کی وجہ سے مطالبات پورے کرنے میں دقت پیش آرہی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مخلص احباب جو دینی تعلیم و تربیت کا شوق رکھتے ہوں حضور کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے آگے آئیں اور اپنی زندگی بطور معلم وقف جدید وقف کریں اور خدمت دین کا فریضہ ادا کر کے دینی و دنیوی نعمات کے وارث بنیں۔

ایسے احباب مقامی جماعت کے صدر کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں وقف جدید کو ارسال فرمائیں۔ (ناظم ارشاد وقف جدید)

---

# شکریہ احباب و درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیزم فرزند علی انور کارکن خورشید یونانی دواخانہ و دفتر صدر عمومی ربوہ کی وفات حسرت آیات پر ہم سب بہن بھائیوں کے نام کثرت سے تعزیت نامے موصول ہوئے ہیں۔ جنہیں پڑھ کر ہمارے غمگین دلوں کو سہارا ہوا بہت سے بہن بھائیوں نے گھر تشریف لا کر ہم سے تعزیت فرمائی۔

ہم سب احباب کے شکر گزار ہیں جو ہمارے لئے ڈھارس کا موجب بنے اللہ تعالیٰ سب ہی کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے۔ آخر میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بیوہ اور نو چھوٹے چھوٹے بچوں کا خود کفیل ہو۔ نیک اور خادم دین بنائے۔ کسی کا محتاج نہ ہونے دے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔

(احمد الدین مجاہد کارکن وکالت مال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قرآن میں پردہ کے احکام

مکرمہ آمنہ طیبہ صاحبہ بنت صوفی نذیر احمد صاحب ربوہ

ہمارا دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس نے جہاں دیگر امور پر تفصیلاً روشنی ڈالی ہے وہاں پردہ کے احکام بھی واضح طور پر بیان کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۂ نور میں پردہ کے بارے میں فرماتا ہے:۔

"اے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے جو آپ ہی آپ ظاہر ہو جائے۔ اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینہ سے گزار کر اس کو ڈھانک کر رکھا کریں۔"

ان آیات میں عورتوں کو پردہ میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ گھروں سے بغیر پردہ کے نہ نکلا کریں بلکہ اپنی زینت کی سب چیزیں چھپا کر نکلا کریں اور باہر رہنے کے عرصہ میں اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں۔

اوپر کی آیات میں یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے جو آپ ہی آپ ظاہر ہو جائیں۔ چال اور قد ایسی چیزیں ہیں جو باوجود پردہ میں ہونے کے ظاہر ہو سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ زینت کی ہر چیز چھپانے کا حکم ہے۔ چہرہ جو سب سے زیادہ زینت کی چیز ہے اس کو پردہ کا لازمی رکن قرار دیا گیا ہے۔ جو لوگ پردہ کو ضروری قرار دیتے ہیں لیکن چہرہ کو پردہ سے مستثنیٰ سمجھتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ چہرہ ہی سب سے بڑی زینت ہے اور اس کا چھپانا بے حد ضروری ہے۔ اس کا ثبوت ہمیں حضرت عائشہ صدیقہ کی ایک روایت سے بھی ملتا ہے جس میں آپ فرماتی ہیں کہ میں نے صفوان کو دیکھ کر جھٹ اپنا چہرہ چھپا لیا۔ پس معلوم ہوا کہ چہرہ پردہ میں شامل ہے۔

اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا میں وہ دیہاتی عورتیں بھی آتی ہیں۔ جن کو کام کاج کے لئے باہر کھیتوں میں کام کرنا پڑتا ہے پھر بعض اوقات بیماری کی وجہ سے عورت کو ڈاکٹری معائنہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ ایسی بیمار عورتیں بھی اِلَّا مَا ظَهَرَ کے زمرے میں آتی ہیں۔

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ پردہ ملکی ترقی میں روکاوٹ ہے۔ ایسے لوگ درحقیقت قرآن کریم کی تعلیم کو تمسخر کا نشانہ بناتے ہیں۔

اگر پردہ کے مخالف واقعی قرآن کو مانتے ہیں تو وہ سورۂ نور کا بغور مطالعہ کریں۔ انہیں معلوم ہو جائے گا کہ پردہ عورت کے لئے کس قدر ضروری ہے۔ ایسی ترقی جو دین کے اصولوں کو توڑ کر حاصل کی جائے اس کو ترقی نہیں بلکہ اخلاقی اور روحانی پستی کا نام دینا چاہیئے۔

یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ دینی اصولوں کو توڑ کر نعرہ لگایا جاتا ہے کہ ہم ترقی کی راہوں پر گامزن ہیں۔ دراصل ایسی ترقی کا مفہوم ہی اور ہے۔ اگر ترقی سے مراد عورتوں کو ان کی حقیقی ذمہ داریوں سے ہٹا کر سوسائٹی کا کھلونا بنانا ہے۔ انکو مخلوط پارٹیوں کی زینت بنانا ہے تو یقیناً پردہ ایسی ترقی کی راہ میں بہت بڑی روکاوٹ ہے۔

لیکن کوئی ایسا مفید کام نہیں جس کے لئے پردہ روک ہو تو پردہ کو ملکی ترقی میں روکاوٹ قرار دینا سراسر نادانی ہے۔ آخر ایسا کون معاشرہ کی ترقی سے تعلق رکھنے والا کام ہے جو پردہ میں رہ کر نہیں کیا جا سکتا۔ عورت اگر صحیح معنوں میں عورت ہے تو وہ پردہ میں رہ کر ملکی ترقی کے سب امور سرانجام دے سکتی ہے۔ بوقت ضرورت مردوں سے باتیں کر سکتی ہے۔ تعلیمی ادارے چلا سکتی ہے۔ وہ تقریریں کر سکتی ہے تنظیموں میں حصہ لے سکتی ہے۔ تجارتی سٹور کی دیکھ بھال کر سکتی ہے بلکہ جنگوں تک میں حصہ لے سکتی ہے۔ خود حضرت عائشہ صدیقہ نے جنگوں میں حصہ لیا۔ میدان جنگ میں عورتیں زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔ مرہم پٹی کرتی تھیں۔ غرض کونسا کام ہے جو پردہ میں رہ کر نہ کیا جا سکے۔ کونسی مہم ہے جس کو سر کرنے کے لئے عورت پردہ کی قیود سے آزاد ہو کر نکل کھڑی ہو اور سڑکوں پر چلتی ہوئی ہر اچھے برے مرد کی نگاہوں کا مرکز بن کر معاشرے کو تلپٹ کرے۔ عام حالات میں عورت کی اصل توجہ کا مرکز اس کا گھر ہے اس میں رہ کر ہی وہ گھر کی ملکہ کہلا سکتی ہے اور اپنے نونہالوں کی صحیح تربیت کر سکتی ہے۔ قوم کے نونہال جو ایک مہذب نیک اور دیندار عورت کی گود میں پروان چڑھ رہے ہوں وہ فخر ملک و قوم بن جاتے ہیں۔

نپولین کا کہنا ہے کہ

"عورت قوم کی تقدیر پلٹ سکتی ہے۔ اچھی قوم کے لئے اچھی مائیں پیدا کرو۔"

بعض خواتین یہ دلیل پیش کرتی ہیں کہ پردہ میں کیا رکھا ہے۔ دل صاف ہونیت ٹھیک ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا لیکن وہ غور نہیں کرتیں کہ نیک نیت کے ساتھ پردہ کی بھی ضرورت ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ آگ کا کام جلانا ہے۔ اگر ہم ایک کپڑا آگ میں اس نیت سے پھینکیں کہ آگ کپڑے کو نہ جلائے تو آگ ہماری نیت کی پرواہ کئے بغیر کپڑے کو بہرحال جلا کر راکھ کر دیگی جس طرح آگ کا کام جلانا ہے۔ بالکل اسی طرح ہزار نیت صاف ہو۔ بے پردگی کا کام بھی سراسر سماجی برائیوں کو جنم دینا ہے۔ مغربی ممالک میں بے پردگی نے جو گل کھلائے ہیں وہ سب کے سامنے ہیں۔ ذہنی سکون جو انسان کی حقیقی خوشی کا ضامن ہے بے پردگی کی وجہ سے وہ اس نعمت سے ہی محروم ہیں۔ ان کے پاس دولت و ثروت کے انبار ہیں۔ لیکن روحانیت اور گھریلو اطمینان کے لحاظ سے وہ نرے مفلس اور ننگے ہیں ہر سال امریکہ میں نوے لاکھ طلاقیں ہوتی ہیں۔ ایسے ممالک کو ترقی یافتہ اور ایڈوانس تصور کرنا دراصل تہذیب کی توہین ہے۔

ہمارے دین نے طبقہ نسواں کو جو حق دیئے ہیں ان کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کی بہترین تربیت کر سکیں۔ جن کے خون سے قوم کی تقدیر لکھی جاتی ہے اور ایسا تبھی ہو سکتا ہے کہ عورت گھر کو اپنی توجہ کا مرکز بنائے اور اس کا گھر جنتِ ارضی بن جائے۔

تجھے کیا واسطہ آرام و راحت زیب و زینت سے
تجھے نقشِ قدم پہ فاطمہ زہرا کے چلنا ہے

ایک فلاسفر کا کہنا ہے کہ عورت کو چاہیئے کہ وہ عورت رہے اسی میں اس کی فلاح ہے۔ جو اس کو سعادت کی منزل تک پہنچاتی ہے۔ جس قدر عورت اس کے قریب ہوگی اسی قدر اس کی قدر و منزلت بڑھے گی۔ جس قدر وہ اس سے دور ہوگی اس کے مصائب بڑھیں گے اور آخر ہزار ٹھوکریں کھا کر عورت کو اسی مقام کی طرف واپس آنا پڑے گا۔ گھر سے باہر دنیا کے مشاغل میں شامل ہو کر عورت روزی کما وہ تو ضرور حاصل کر سکتی ہے مگر افسوس کہ وہ عورت نہیں رہ سکتی بلکہ سوسائٹی کا کھلونا بن جاتی ہے۔

ہمارے دین نے عورت کو جو حقوق دیئے ہیں دنیا کا کوئی مذہب اس کی مثال پیش نہیں کر سکتا۔ خواتین ان حقوق کے ہوتے ہوئے کون سے حقوق حاصل کرنے کے لئے بے پردہ نکل کھڑی ہوئی ہیں۔ دراصل دینی تعلیم سے لاعلمی کی وجہ سے ایسی عورتوں کو خود بھی علم نہیں کہ ان کے دین نے ان کو کن حقوق سے بہرہ ور کیا ہے۔ ہمارے دین نے عورت کے حقوق قائم کر کے اس کو زمین کی عمیق گہرائیوں سے نکال کر اوج ثریا پر لا کھڑا کیا ہے۔ عورت کو وراثت کا حقدار ٹھہرایا ذاتی ضروریات کے لئے مہر مقرر کیا۔ خاوند کی جائداد میں حصہ دلوایا اور فرمایا "جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے"۔ الغرض ہر جائز حق عورت کو دیا۔ پھر آج مغربی اقوام بے پردگی بے حیائی کے باعث جس تباہی اور ذہنی انتشار کا شکار ہیں۔ اس عظیم تباہی سے ہماری خواتین کو کس چیز نے محفوظ رکھا ہے۔ ان کا محافظ صرف اور صرف پردہ اور صحیح پردہ ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اس نعمت غیر مترقبہ کی قدر نہ کریں۔ اور مصنوعی اور جعلی ترقی کے نام پر مغربی تہذیب کی تقلید کرنے میں فخر محسوس کریں۔ ہمارا فرض ہے کہ پردہ کی سختی سے پابندی کریں اور دوسروں کو پابندی کرائیں۔ خدا کرے کہ ہم مذہبی اقوام کے کسی رنگ میں بھی نقال نہ بنیں۔

---

## پتہ درکار ہے

مکرمہ نور جہاں بیگم صاحبہ زوجہ عبدالرؤف صاحب علاقہ نجی مال وارد دارالرحمت ربوہ نے ۶۴ء میں وصیت کی تھی موصیہ کا وصیت نمبر ۱۷۵۱۲ ہے موصیہ کے موجودہ ایڈریس کی نظارت ہذا کو ضرورت ہے اگر کسی کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرماویں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

---

- الفضل میں -
اشتہار دے کر اپنی
تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُذْكُرُوا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

# مکرم سلطان احمد قریشی مرحوم

:- از مکرم عتیق احمد قریشی گلبرگ لاہور :-

میرے والد مکرم سلطان احمد قریشی ۱۹۲۳ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مکرم منیر احمد قریشی مرحوم تھے جو قادیان میں ایک عرصہ تک انسپکٹر نظارت مال کے عہدے پر فائز رہے آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے بھائی کے لڑکے تھے۔ مرحوم کی والدہ کا نام فہمیدہ صاحبہ تھا جو مکرم پیر افتخار احمد مرحوم کی بیٹی تھیں۔ والد صاحب مرحوم نے قادیان کے بصیرت افروز ماحول میں پرورش پائی۔ قادیان کا محلہ دارالفضل جو سلسلہ احمدیہ کی نامور علمی شخصیات کا مسکن تھا۔ وہیں آپ بھی بڑھے پھولے۔ مرحوم کے دوستوں میں اور ہم جماعتوں میں جناب مرزا مبشر احمد صاحب ایم بی بی ایس اور مرزا مجید احمد صاحب نمایاں تھے۔ والد صاحب مرحوم ان دونوں دوستوں کا ذکر بڑے پیار سے کیا کرتے تھے۔

اطفال الاحمدیہ سے ہوتے ہوئے آپ خدام الاحمدیہ میں پہنچے اور تمام دینی اجلاسات اور اجتماعات میں حصہ لیتے رہے اور اسی دوران میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اور پاکستان بننے کے بعد آپ ریلوے میں ملازم ہو گئے اور لالہ موسےٰ میں تعینات ہوئے۔ ریلوے کے دفتر کا تمام عملہ مرحوم کی شرافت سادگی اور سچائی سے بڑا متاثر تھا۔ چنانچہ وہیں پر ایک سکھ آفیسر بھی تھے۔ دوران ملازمت ان پر کوئی الزام لگ گیا اور ابا جان مرحوم کی کوششوں سے اور آپ پر اعتماد کرتے ہوئے افسران بالا نے اس سکھ آفیسر کو بری الذمہ قرار دے دیا۔ اس نیکی کے نتیجہ میں وہ آپ کی اور زیادہ قدر کرنے لگے اور دفتری معاملات کے علاوہ نجی معاملوں میں بھی مرحوم کو مشیر بنایا۔ بعد ازاں مرحوم نے ریلوے کی نوکری چھوڑ دی اور کچھ عرصہ لاہور میں مقیم رہنے کے بعد کراچی منتقل ہو گئے۔ کراچی میں مرحوم نے کول ڈیپارٹمنٹ میں ملازمت کر لی اور گورنمنٹ سے الاٹ شدہ کوارٹر واقع مارٹن روڈ میں رہنے لگے یہاں پر بھی مرحوم نے بڑی دیانتداری سے ملازمت کی اور شرافت اور سادگی کو اپنا شعار بنایا۔ اگرچہ آپ ایک معمولی ملازم تھے لیکن آپ کی فرض شناسی اور محنت کی وجہ سے دفتر کا سارا عملہ آپ کی بہت عزت کرتا تھا۔ چنانچہ جیسے ہی آپ دفتر آتے آپ کے ساتھی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔

آپ کو دوسروں کی تکلیف اور غم کا بڑا احساس رہتا تھا۔ چنانچہ جس کسی کو پریشان اور غمزدہ پاتے فوراً اس کی مدد کو آمادہ ہو جاتے۔ اور اس انداز سے مدد کرتے تھے کہ مدد لینے والے کو احساس نہ ہوتا تھا۔

چونکہ آپ نے اپنی آخری عمر کا حصہ کراچی ہی میں گذارا اور یہیں پر ہم بھی مرحوم کے زیر سایہ پلے بڑھے اس لئے مرحوم کا یہ دور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور آپ کے مذہبی جوش اور جذبے کو اپنے ذہن سے تسلیم کیا ہے ۱۹۷۵ء میں آپ کول ڈیپارٹمنٹ سے ریٹائر ہو گئے اور عبادت الٰہی میں مشغول رہنے لگے۔ کراچی میں والد صاحب انصار اللہ کے سرگرم رکن تھے اور مولانا عبدالمجید صاحب پریذیڈنٹ حلقہ مارٹن روڈ اور عبداللطیف شاہ صاحب اور ہوش رحمانی صاحب مرحوم کے ہم عصر رہے۔

ابا جان مرحوم بڑے متقی پرہیزگار اور عبادت گذار تھے۔ آپ کا خدا تعالےٰ سے زندہ تعلق تھا اور اپنا زیادہ وقت عبادت ہی میں گذارتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ خدا تعالےٰ میری دعاؤں کو سنتا ہے اور میری گریہ وزاری کا مجھے جواب بھی دیتا ہے۔ مرحوم کا معمول تھا کہ اکثر لوگوں کے نام اور ایڈریس اپنی ڈائری میں لکھتے اور ان کے متعلق دعائیں سامنے لکھ دیتے تھے اور نماز میں اور نوافل میں نام لے لے کر ہر ایک کے لئے دعائیں کرتے تھے اس کا علم مجھے اس ڈائری سے ہوا جو مجھے ان کی وفات کے بعد ہی ملی۔

ایک دفعہ مرحوم مارٹن روڈ کی "البیت" میں نماز عشاء کے بعد بیٹھے تو وہاں چند خدام جو کہ بیرون ملک جانے کے لئے وہاں مقیم تھے انہوں نے مرحوم کا شیوہ دیکھ کر دعا کے لئے درخواست کی کہ قریشی صاحب دعا کریں کہ ہم جلد بیرون ملک چلے جائیں چنانچہ آپ نے اسی وقت اجتماعی دعا کروائی اور بعد ازاں گھر آ کر بھی دعا کرتے رہے۔ چنانچہ آپ کی دعا کے نتیجہ میں ان میں سے چند خدام کچھ ہی دنوں بعد رخت سفر باندھ رہے تھے اور چند کچھ عرصہ بعد بیرون ملک چلے گئے۔ آپ اکثر اپنے دوستوں اور ملنے جلنے والوں کو احمدیت سے متعارف کروایا کرتے تھے اور اس سلسلہ میں بڑے غیرت والے بھی تھے اور اس راہ میں تکالیف و مصائب کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ اپنے محلے کے ایک شخص سے باتیں کر رہے تھے کہ چند لڑکوں نے جن کو آپ سے محض احمدیت کی وجہ سے عداوت تھی آپ کو ایک چونے کے ڈرم پر دھکا دے دیا اور خود بھاگ گئے۔ چونے کے ڈرم میں سے اُبلتا ہوا چونا آپ کے جسم کو جھلس گیا۔ تکلیف سے بُرا حال تھا مگر منہ سے شکوے کا ایک لفظ بھی نہ نکلا میں اس وقت کراچی سٹیل ملز میں کسی کام کی غرض سے گیا ہوا تھا واپس آیا تو ان کا یہ حال دیکھ کر رو پڑا اور غصے سے کانپنے لگا۔ مگر میری بڑی ہمشیرہ نے مجھے تسلی دی اور کسی قسم کا ردّ عمل کرنے سے روک دیا۔ چنانچہ فوراً ان کے زخموں پر مرہم پٹی کی اور ہم سب حیران تھے کہ مرحوم کے منہ سے ایک لفظ شکوے کا نہیں نکل رہا تھا۔ بلکہ اس حالت میں بھی خدا تعالےٰ سے ہی دعا کرتے رہے۔ یہ واقعہ مرحوم کی وفات سے چند ماہ قبل کا ہے۔

مرحوم بچوں سے نہایت شفقت کا سلوک کرتے تھے اور ان کی چھوٹی چھوٹی شرارتوں کا مشاہدہ کرتے تھے اور پھر اگر ان میں شیطانی رنگ ہوتا تو ان کو سمجھاتے تھے۔ بچوں کو ہمیشہ تلقین کرتے تھے کہ بڑوں کا ادب کیا کرو۔ ہمیں بھی شروع ہی سے انہوں نے یہی تلقین کی اور آپ کی باتوں کا ہر ایک پر بہت گہرا اثر ہوتا تھا۔ چنانچہ کسی بچے یا خادم کی آپ کے سامنے شرارت کرنے کی آرزو ہوتی بھی تو تعظیماً وہ شرارت نہ کرتا تھا۔

روزنامہ الفضل کا مطالعہ مرحوم کا معمول تھا اور اس میں جتنے بھی دعائیہ اعلانات ہوتے تھے ان پر ضرور نظر رکھتے اور پھر سب کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے تھے۔

رمضان المبارک میں آپ کی عبادت عروج پر ہوتی تھی اگرچہ کمزوری کے باعث روزہ نہ رکھ سکتے تھے مگر نوافل اور قرآن کریم کے مطالعہ میں بے حد مصروف رہتے تھے۔ چندہ باقاعدگی سے دیتے تھے اور ہمیں خاص طور پر اس بات کی تلقین کرتے تھے کہ چندہ باقاعدگی سے دیا کرو۔ آپ سلسلہ احمدیہ کے ایک بے لوث خدمت گار تھے اگرچہ آپ کی طویل بیماری نے آپ کو خالصتاً خدمت کا موقع نہیں دیا مگر پھر بھی جس رنگ میں انہوں نے ہمیں دین کی محبت اور جماعت احمدیہ کی عظمت کے بارے میں بتایا ہے اس کا نقشہ ہمارے سینوں پر کھنچا ہوا ہے۔ اور اس کو ہم کبھی بھی نہیں مٹا سکتے یہ ان کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے۔

یوں تو بے شمار احسانات مرحوم نے ہم پر کئے ہیں مگر ایک احسان خاص طور پر مجھ پر کیا ہے وہ یہ کہ اوائل عمر میں جبکہ میں سکول کا طالب علم تھا مجھے سگریٹ نوشی کی لت پڑ گئی۔ مرحوم نے مجھے بڑا سمجھایا مگر میں باز نہ آتا تھا۔ آخر آپ نے مختلف لوگوں سے مجھے کہلوایا مولوی مجید صاحب نے بھی مجھ سے کہا نیز [illegible] تک کہ میرے ہم عصر دوستوں نے بھی مجھے سمجھایا تب معاملہ میری سمجھ میں آیا چنانچہ آپ کی دعاؤں کے نتیجہ میں اور بار بار کی تنبیہہ سے میں سگریٹ نوشی جیسی بے ہودہ عادت سے بچ گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

مرحوم آخری ایام میں سانس کی تکلیف میں مبتلا ہو گئے تھے اور نومبر ۱۹۸۰ء میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ بہت نیک تھے، صالح تھے، پرہیزگار اور متقی تھے خدا سے بہت محبت کرتے تھے۔ سلسلہ کی خدمت کرنے والے تھے اور ایک بہت شفیق باپ تھے۔

والد صاحب مرحوم کی اولاد میں سب سے بڑے بیٹے بشیر احمد قریشی بی۔اے ایف سے ریٹائر ہو چکے ہیں ان سے چھوٹے حفیظ احمد قریشی لاہور میں سروس کر رہے ہیں اور خاکسار لاہور ہی میں بی۔ایس۔سی میں زیر تعلیم ہے۔ مرحوم کی لڑکیوں میں صادقہ قریشی، راشدہ قریشی اور ثاہین قریشی صاحبہ ہیں۔

مرحوم بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہیں خدا تعالےٰ آپ کی مغفرت فرما دے اور آپ کے درجات بلند فرما دے۔ آمین ثم آمین۔

---

## بازیافتہ چابی

ایک یاماہا موٹر سائیکل کی چابی خاکسار کو دارالنصر غربی عقب سڑک پڑی ہوئی ملی ہے جن صاحب کی ہو وہ لے جائیں۔

خورشید بخاری نزد بیت اقبال
دارالنصر غربی ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# دُعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری محمود احمد کاہلوں صاحب مورخہ ۳۱ ر اگست بروز جمعۃ المبارک بوقت ۳ بجے دوپہر ۱۳ دن بے ہوش رہنے کے بعد میو ہسپتال لاہور میں اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ ان کی عمر ۶۹ سال تھی۔

یکم ستمبر کو نمازِ ظہر کے بعد بیت مبارک میں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی صدر انجمن احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی بعد ازاں عام قبرستان بنرا میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرمی عبدالسلام بھٹی صاحب محلہ صدر دارالصدر شمالی نے دعا کرائی۔

ان کو ایک ہی وقت میں آنتوں کا السر۔ گردوں کی دل کی تکلیف اور ساتھ ہی برین ہیمرج بھی ہو گیا متواتر علاج کے باوجود بیماری نے ساتھ نہ چھوڑا اور اسی کشمکش میں وفات ہو گئی اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔

مرحوم بہت ہی ملنسار، دعاگو، خوش اخلاق۔ صابر و شاکر اور ہمہ صفت موصوف انسان تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم پہلے چھور کوٹلی چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ میں رہتے تھے اب دارالصدر شمالی ربوہ میں رہائش پذیر تھے۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنی جوار رحمت میں بلندیٔ درجات اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے اوصافِ حمیدہ کا وارث بنائے (آمین)

(طارق محمود کاہلوں ۳/۸ محلہ دارالصدر شمالی ربوہ)

میرے ماموں رانا عبدالغفار کاٹھگڑھی جو بعارضہ فالج بیمار تھے۔ اور ڈسٹرکٹ ہسپتال جھنگ میں داخل تھے مورخہ ۲۰ ر ستمبر کو ہمیں داغ مفارقت دے گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ مرحوم کی والدہ اور باقی لواحقین کو صبر کی توفیق بخشے۔ آمین

(محمد آصف نمبر چک نمبر ۹۷ ۔ ج ب ضلع جھنگ)

# وقفِ جدید اور احمدی مائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۶۶ء کے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع پر احمدی ماؤں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر تمام بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں۔ تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں۔ آپ ان کی دینی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ کم از کم اٹھنی (موجودہ شرح کے مطابق کم از کم ایک روپیہ۔ ناقل) ماہوار خدا تعالیٰ کی راہ میں وقفِ جدید کے لئے خود جماعت کو پیش کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ وقفِ جدید کا سارا بجٹ بچوں کے چندہ سے پورا ہو سکتا ہے لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہن میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقفِ جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقفِ جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو"۔

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

"مَنِ احْتَکَرَ فَھُوَ خَاطِئٌ" (ابوداؤد)

جو شخص اس نیت سے غلہ جمع کرتا ہے کہ نرخ بڑھنے پر فروخت کرے تو وہ خطاکار ہے

# کل بنی نوع کی ہمدردی کرو!

سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"ہمارا اصول یہ ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لیے مدد نہیں کرتا تو میں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

(سراج منیر صفحہ ۲۸)

(نظارت اصلاح وارشاد)

# درخواست ہائے دعا

- میرے بچوں کا ٹانسلز کا اپریشن ہو رہا ہے نیز میرے ایک بیٹے کے امتحانات ہو رہے ہیں (محمد شفیع بھٹی، ٹنڈو آدم)
- کافی عرصہ سے خاکسار کے گھٹنوں میں شدید درد رہتا ہے صحت بھی کمزور ہے۔ (صوفی محمد ابراہیم جالندھری۔ سرگودہا)
- عزیزم عبدالشکور (مقیم بیرون ملک) کی صحت ٹھیک نہیں ہے۔ (عبدالرحیم عارف مربی سلسلہ)
- میری اہلیہ لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں ابھی تک صحت کی بحالی کی صورت پیدا نہیں ہو سکی۔ نیز خاکسار کو بعض مشکلات اور پریشانیاں بھی لاحق ہیں۔ (میاں امام علی۔ مونگ ضلع گجرات)
- میری ہمشیرہ نعیمہ بیگم بنت ماسٹر عبدالحکیم ایڈووکیٹ (مرحوم) لاڑکانہ میں بیمار ہیں۔ (امتیاز احمد ایڈووکیٹ۔ جامعہ احمدیہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں

# بازیافتہ عینک

ایک نظر کی عینک وسطی محلہ میں سڑک پر سے گری ہوئی ملی ہے جن صاحب کی ہو نشانی بتا کر پتہ ذیل سے حاصل کریں۔

(وقاص جنرل سٹور۔ رحمت بازار ربوہ)

# شکریہ احباب

میرے پیارے بیٹے عزیزم ملک عبدالرشید ایڈووکیٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ شیخوپورہ شہر کی المناک وفات پر بہت سے احمدی احباب و مستورات نے خود تشریف لا کر اور خطوط کے ذریعہ تعزیت کی ہے۔ بذریعہ الفضل ان سب احباب اور مستورات کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے آمین!

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بیوی اور بچوں کا خود والی اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین!

(حکیم عبدالرزاق ملک میڈیکل ہال شیخوپورہ)

# بازیافتہ سائیکل

تین عدد سائیکل بازیافتہ کافی عرصہ سے صدر عمومی کے دفتر میں پڑے ہیں۔ اس کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ مگر کوئی صاحب ابھی تک نہیں لینے آئے۔ اگر کسی صاحب کا سائیکل گم ہو گیا ہو تو وہ نشانی بتلا کر دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(صدر عمومی)

# دعائے نعم البدل

مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ ابن مکرم چوہدری محمد حیات صاحب آف چک ۱۹۱ ضلع بہاولنگر کی بچی عائشہ مسعود صاحبہ تقریباً پانچ ماہ کی عمر میں ۲۳ کو کوئٹہ میں وفات پا گئی۔ اسی روز مغرب سے قبل احمدیہ قبرستان میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور پھر تدفین عمل میں آئی۔ مکرم چوہدری صاحب بچی کی پیدائش پر بہت خوش تھے اور اس کی وفات پر بھی صبر کا نمونہ دکھایا۔ احباب دعا کریں کہ مولیٰ کریم انہیں اور خاندان کے تمام افراد کو صبر کے اعلیٰ ثمرات سے نوازے۔ آمین

(مبارک احمد ناصر مربی سلسلہ کوئٹہ)

**قائدین کرام! ۴ ر اکتوبر تا ۱۱ ر اکتوبر ہفتہ وصولی وقفِ جدید (دفتر اطفال) منائیں!**

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ضروری اعلان برائے داخلہ

تمام ایسے احمدی طلباء جنہوں نے ایف۔ ایس۔ سی (پری انجینئرنگ گروپ) کا امتحان پاس کر لیا ہے اور وہ صوبہ سندھ کا ڈومیسائل رکھتے ہوں اگر وہ مہران انجینئرنگ یونیورسٹی جامشورو اور مہران انجینئرنگ یونیورسٹی کالج نواب شاہ میں ڈگری کورس میں داخلہ لینے کے خواہش مند ہوں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ داخلہ فارم مع پراسپکٹس (۲۰/ روپے) ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۴ء تک وصول کر سکتے ہیں فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۴ء ہے۔ اس سلسلے میں احمدی طلباء کی راہنمائی کے لئے گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

۱۔ محمد سلیم رانا کمرہ نمبر ۱۷ سرسید ہاسٹل مہران انجینئرنگ یونیورسٹی جامشورو
۲۔ رضوان لطیف شرما۔ محمود مال لیاقت مارکیٹ نواب شاہ۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

## تقریب نکاح و رخصتانہ اور درخواستِ دعا

میری بیٹی عزیزہ امۃ الحی طیبہ کا نکاح بہمراہ کیپٹن داؤد احمد صاحب ابن شیخ محمد رمضان صاحب (مرحوم) سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے ۱۲ ستمبر بعد نماز عصر گیسٹ ہاؤس ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی میں ۵۱ ہزار روپے مہر پر پڑھایا اور دعا کرائی۔

امۃ الحی طیبہ صاحبہ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب (مرحوم) کی پوتی ہیں اور کیپٹن داؤد احمد صاحب حاجی محمد صدیق صاحب (مرحوم) کے پوتے ہیں۔

۱۴ ستمبر کو بعد نماز مغرب رخصتانہ کی تقریب پی ای سی ایچ ایس کمیونٹی ہال میں ہوئی محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ نے بھی شرکت فرمائی۔ جس میں محترم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور نیک ثمرات کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(عطاء الرحمٰن طاہر پریذیڈنٹ حلقہ ہاؤسنگ سوسائٹی)

## ضرورت برائے سٹاف

پنجاب میں ایک صنعتی ادارے کو مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے

۱۔ مشین اپریٹر۔ (ڈپلومہ ہولڈرز کو ترجیح دی جائے گی)
۲۔ سٹور کیپر۔ (انڈسٹریل سٹور کا تجربہ ضروری ہے۔)
۳۔ چوکیدار۔
۴۔ مالی۔
۵۔ لیبر۔

تنخواہ حسبِ قابلیت دی جائے گی۔

لیبر قوانین کے تحت تمام مراعات حاصل ہونگی سنگل رہائش کی سہولت ہوگی۔

درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں لفافہ کے اوپر واضح الفاظ میں "درخواست برائے ملازمت" لکھیں۔

**نظارتِ امور عامہ ربوہ**

## ماہنامہ خالد ربوہ ستمبر ۱۹۸۴ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ خالد ربوہ ہر ماہ شائع ہوتا ہے اور پوری احتیاط کے ساتھ خریداران و ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوایا جا رہا ہے۔

۱۵ ستمبر ۱۹۸۴ء کا ماہنامہ خالد مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۸۴ء کو خریداران کی خدمت میں بھجوایا جا چکا ہے۔ جن خریداران کو ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۴ء تک نہ ملے وہ خط لکھ کر حاصل کر لیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

## تقریب شادی

خاکسار کی بیٹی عزیزہ رفیعہ بیگم کا نکاح عزیزم خورشید احمد ابن مکرم عبدالکریم صاحب مرحوم ساکن داتہ ضلع مانسہرہ کے ساتھ تیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم صفی الدین صاحب قمر نے مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۸۴ء بعد نماز عصر احمدیہ دارالذکر گلگت میں پڑھا اور ۲۵ ستمبر ۱۹۸۴ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے بابرکت بنائے اور اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نوازے۔ آمین!

(فقیر محمد۔ جماعت خانہ بازار گلگت)

## ولادت

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم رافع کریم قائد خدام الاحمدیہ دارالفضل فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے ۲۸ ستمبر ۱۹۸۴ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ الحمد للہ! نومولودہ مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب فیصل آباد کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر ارشاد احمد صاحب مرحوم بھریا روڈ سندھ کی نواسی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صحت والی زندگی دے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (آمین!)

(حامد کریم محمود۔ مربی سلسلہ)

## درخواست دعا

مکرم خواجہ غفور احمد صاحب بٹ کی اہلیہ محترم کشور سلطانہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مسعود احمد قائد خدام الاحمدیہ بدوملہی)


## احباب کی اطلاع کیلئے

ہمارا زاہد ہسپتال بلاک نمبر ۱۱ سے بلاک نمبر ۱۵ میں منتقل ہو گیا ہے۔ جس میں ہر قسم کی میڈیکل سہولت حاصل ہے۔ احباب خدمت کا موقع دیں۔

ڈاکٹر میجر عبدالغفور زاہد

**زاہد ہسپتال سرگودھا بلاک ۱۵**

فون ۲۲۹۶ فون رہائش ۴۴۹۶



انشاء اللہ العزیز
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند
جانشین
**حکیم عبدالحمید صاحب اعوان**
**مشہور دواخانہ** چوک داتہ زید کا
جو مستقل طور پر کام کر رہا ہے
یکم ۱۵ - ۱۶ اکتوبر کو حاضر ہوں گے
مینیجر مشہور دواخانہ چوک داتہ زید کا
نارووال مرید کے روڈ ضلع سیالکوٹ


## اعلانِ تعطیل

مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۸۴ء بروز ہفتہ یوم عاشورہ محرم الحرام کے موقع پر ادارہ "الفضل" کے دفاتر بند رہیں گے لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہ ہوگا قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں!

(مینیجر "الفضل" ربوہ)